۲۹ نومبر ۱۹۹۶ء کو "خبریں" کے ادارتی صفحہ پر ایک کالم پڑھا' جس پر افضل توصیف صاحبہ نے پہلی سطر میں سوال کیا تھا کہ "ڈاکٹر عبدالسلام کون ہے؟" میں اسی سوال کا جواب وضاحت کے ساتھ دینا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے ناسمجھ مسلمانوں اور رواداری کی رٹ لگانے والوں کی سمجھ میں آسکے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کون تھا؟

ڈاکٹر عبدالسلام' مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار تھے۔ ہر قادیانی کی طرح ڈاکٹر صاحب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ کا رسول اور پیغمبر تسلیم کرتے تھے اور ان کے تمام دعاوی پر ڈاکٹر صاحب کا ایمان تھا۔ جب کوئی شخص قادیانیت قبول کرتا ہے تو اس سے ایک فارم پر کروایا جاتا ہے' جس میں تحریر ہوتا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی پر ایمان لاتا ہوں۔ نوبل انعام ملنے پر ڈاکٹر عبدالسلام نے اسے مرزا غلام احمد قادیانی کا معجزہ قرار دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام تحریریں ڈاکٹر عبدالسلام اور مرزا طاہر احمد سمیت ہر قادیانی کے ایمان اور عقیدے کا حصہ ہیں۔ بالکل اسی طرح' جس طرح ہمارے پیغمبرؐ کے ارشادات و احادیث و اعمال تمام مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کا حصہ ہیں۔

اس تمہید کے بعد میں' مرزا غلام احمد قادیانی کی چند تحریریں اور قادیانی مذہب کے متعلق کچھ باتیں عرض کروں گا۔ (نقل کفر' کفر نہ باشد)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" صفحہ ۴۸-۵۴۷' مندرجہ "روحانی خزائن" ج۵' پر اپنے مخالفین کے متعلق لکھا ہے:

"میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے' مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ کی تصدیق کرتا

ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد' جن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے' وہ مجھے نہیں مانتے"۔

ایک اور کتاب "نجم الہدیٰ" کے صفحہ۱۰ پر لکھا ہے:

"مرزا قادیانی کے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں"۔

روزنامہ "زمیندار" لاہور کے ۸ر فروری ۱۹۵۰ء کے شمارے میں لکھا تھا:

"بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی وفات کے بعد سر ظفراللہ خان قادیانی نے پاکستان کے وزیر خارجہ ہوتے ہوئے' بابائے قوم کی نماز جنازہ میں شامل ہونے اور انہیں آخری خراج عقیدت پیش کرنے سے' یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اسے غیر مسلم ریاست کا مسلمان وزیر خارجہ یا مسلم ریاست کا غیر مسلم وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے"۔

قادیانی اخبار روزنامہ "بدر" قادیان کی اشاعت ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء میں مرزا قادیانی کے ایک مرید قاضی ظہور الدین اکمل کی ایک نظم شائع ہوئی تھی' جس کا ایک بند کچھ اس طرح ہے:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

یہ اشعار قاضی اکمل نے لکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کو سنائے تو مرزا صاحب نے اس پر مسرت کا اظہار کیا۔ ملاحظہ ہو روزنامہ "الفضل" قادیان' ۲۲ر اگست ۱۹۴۴ء۔

مرزا قادیانی نے "تحفہ گولڑویہ" کے حاشیہ' صفحہ ۱۶۵ مندرجہ "روحانی خزائن" ج۱۷' ص ۲۶۳ میں لکھا ہے:

"پیغمبر اسلام اشاعت دین کو مکمل نہیں کر سکے' میں نے اس کی تکمیل کی ہے"۔ (استغفراللہ !)

حضرت امام حسینؓ کے متعلق اپنی کتاب "نزول المسیح" کے صفحہ ۹۹ پر تحریر کیا ہے:

"کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسینؓ است در گریبانم"

"یعنی کربلا تو میری روز کی سیرگاہ ہے' حسینؓ جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں"۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "ازالہ الاوھام" لاہوری طبع' صفحہ ۳۴۶' مندرجہ "روحانی خزائن"' ج۲۱' صفحہ ۴۷۲-۴۷۳ میں لکھا ہے کہ

"رسول اکرمؐ بعض نازل شدہ پیغامات کو سمجھ نہیں سکے اور ان سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں"۔ (العیاذ باللہ)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" کے صفحہ ۱۴ پر اپنے گندے قلم کے ساتھ آنحضرتؐ کے روضہ مبارک مطہر کی گستاخی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی' جو نہایت متعفن اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی"۔ (نعوذ باللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "خطبہ الہامیہ" صفحہ ۱۷۱' مندرجہ "روحانی خزائن"' جلد۱۶' صفحہ ۹۵۲' میں لکھا ہے کہ:

جو میرے اور محمد رسولؐ اللہ کے مابین تفریق کرتا ہے اس نے نہ مجھے دیکھا ہے' نہ جانا ہے۔ میرا وجود محمد رسولؐ اللہ کا وجود ہوگیا"۔ (العیاذ باللہ)

ڈاکٹر عبدالسلام کی وکالت کرنے والے بے خبریا بے حس مسلمانو! یہ ہیں ڈاکٹر صاحب سمیت سب قادیانیوں کے عقائد۔ لیکن افسوس کہ ہمارے مسلمان پھر بھی ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام تو وہی ہے کہ ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اور کافر قرار دیا گیا تو اس نے یہ کہہ کر خود ساختہ جلاوطنی اختیار کی کہ وہ اس لعنتی ملک میں نہیں رہ سکتا اور بھٹو دور میں سائنسی مشیر کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا اور بھٹو صاحب کے اصرار کے باوجود ملک سے باہر چلے گئے۔